REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۔ ۲۱
ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:۔ جاوید اقبال اختر

شمارہ ۔ ۲۸
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۲ ر ۱۳۹۳ ہجری ۔ ۱۲؍ وفا ۱۳۵۲ ہش ۔ ۱۲؍ جولائی ۱۹۷۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۔ ار: خاکسار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شامل حال رکھے۔ آمین۔

• ـــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی حیدرآباد کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر ہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور فائز المرامی کے ساتھ دارالامان میں واپس لائے۔

آمدہ اطلاعات کے مطابق آنمحترم نے مورخہ ۴؍ جولائی کو ظہیرآباد اور ۵؍ کو چندہ پور کا دورہ کیا۔

صاحبزادہ میاں کلیم احمد کو کہاں آنکھ سپیشلسٹ ڈاکٹر کو دکھایا گیا۔ علاج کے بعد کافی افاقہ ہے کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔

قادیان ۔ ار: حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل کو کل رات سے کچھ ضعف کی شکایت ہے، عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے احباب حضرت موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ جملہ درویشان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ • ـــ ہفتہ زیر اشاعت مکرم میر عبیداللہ صاحب آف لندن مقامات مقدسہ قادیان کی زیارت کیلئے تشریف لائے اور ۸؍ ر دن بروز اتوار واپس تشریف لے گئے۔

جزائر فجی میں تبلیغ اسلام

تبلیغی اور تربیتی جلسوں کا انعقاد ۔ انفرادی ملاقاتیں اور تبلیغی دورے

ریڈیو پر تقاریر ۔ لٹریچر کی تقسیم ۔ اٹھارہ افراد کا قبول اسلام

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ جزائر فجی

(از یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تا ۳۰؍ اپریل ۱۹۷۳ء)

اس وقت جزائر فجی میں دو مبلغین کرام مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ اور خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی و تربیتی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ دسمبر ۱۹۷۲ء سے اپریل ۱۹۷۳ء کے عرصہ کے دوران جزیرہ وی ٹی لیوو میں "صوا" "لٹوکا" "نانڈی" "لٹوکا" "بارو" سنگاٹوکا اور ان شہروں کے نزدیک ۲۵ کے قریب مقامات کے دورے کئے۔ اسی طرح دینوا لیوو جزیرے میں لمباسہ بلودا، لسقر والنگا، تانبیا اور سیڈگا ٹگا مقامات کا دورہ کیا۔ بڑے خوشگوار ماحول میں تبلیغی گفتگو کا موقعہ ملا۔ اور موقع پر لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

تبلیغی جلسے

اس دوران پندرہ جلسے منعقد کئے گئے۔ ان میں حاضرین کی اکثریت عموماً غیر مسلم اور غیر از جماعت افراد کی ہوتی تھی۔ تقاریر میں اسلام کی خوبیاں، قرآن کریم کے فضائل جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور ارفع مقام۔ مذہب کی ضرورت حقیقت دجال، قرآن کریم کی پیشگوئیاں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ ان جلسوں میں حاضرین کو سوالات کرنے کا موقعہ بھی دیا گیا۔ اور ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

تربیتی اجتماعات

تبلیغی جلسوں کے علاوہ تربیتی اجتماعات بھی منعقد کئے جاتے رہے۔ جن میں احمدی مرد اور مستورات، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے ارکان بھی شامل ہوتے رہے۔ یہ اجتماعات فجی کے مغربی علاقہ میں بھی ہوئے اور مشرقی میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت کی تعلیم و تربیت اور اصلاح باہمی کے مواقع میسر آئے۔

ریڈیو فجی پر تقاریر

خلاصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی محمد صدیق کو ایک مرتبہ عید الاضحیٰ کی اہمیت اور حکمت پر اور خاکسار کو دو مرتبہ تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ "اسلام امن کا علمبردار ہے"۔ اور دوسری تقریر میں "ملت و مذاہب" کے موقع پر مسیح موعود علیہ السلام آپ کے مضمون کے غالب اور بالا رہنے کے نشان کو بیان کیا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا برملا اظہار ریڈیو فجی پر کیا گیا۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نانڈی شہر میں جماعت کو اللہ تعالیٰ نے ایک عالیشان مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ مسجد سال گذشتہ کے شروع میں مکمل ہوئی تھی۔ اس مسجد کا نام مسجد اقصیٰ ہے اب دفعہ اس مسجد میں ۹ ار اپریل کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ جلسہ کا اعلان ریڈیو فجی پر بھی مرتب کیا گیا۔ نیز فجی کے کثیر الاشاعت اخبار "فجی ٹائمز" میں جلسہ کے انعقاد کا اعلان کرکے شمولیت کی عام دعوت دی گئی۔ اپنی جماعت کے مرد و زن کے علاوہ غیر مسلم اور غیر از جماعت افراد اور کافی تعلیم یافتہ اصحاب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ ایک فجین معزز دوست نے فجین زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر تقریر بھی کی تقاریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے متعدد پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

تبادلۂ خیالات

مختلف مقامات پر تبادلۂ خیالات کے مواقع بھی ملے۔

۱ ۔ بارو کے قریب "دیری" کے مقام پر ایک دوست نے اپنے گھر پر بلا کر ختم نبوت کی حقیقت پر تبادلۂ خیالات کیا۔ اس موقع پر ان کے بعض دوست بھی تھے۔ ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

۲ ۔ اسی طرح ایک سکھ دوست کے گھر گئے۔ ان سے ایک گھنٹہ تک بابا نانک صاحب کے مسلمان ہونے پر گفتگو ہوئی۔ اس گفتگو میں ان کے دوست اور عزیز بھی شامل تھے۔ ہمارے دلائل سن کر خاموش ہوگئے۔ اور آئندہ آنے کی انہوں نے دعوت دی۔ گفتگو بہت دوستانہ ماحول میں ہوئی۔

۳ ۔ ایک مقام پر جہاں بسالہ کے قریب لوگ موجود تھے۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ روفا ۱۳۵۲ ہش

اِشاعتِ اسلام کا عمدہ کام

ایک غیراز جماعت دوست کا ایک خط ان کالموں میں نقل ہو کر ان کے جملہ استفسارات کا تفصیلی جواب دیا جا چکا ہے۔ خط کے آخر میں صاحب موصوف حسب ذیل خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"براہِ کرم اس خط کو شائع فرما کر غیر مبہم تفصیلی جواب عنایت ہو۔ تاکہ اشاعتِ اسلام کا عمدہ کام جو علیحدگی پسندانہ طور پر ہو رہا ہے وہ متحدہ و مشترکہ ہو کر زیادہ فائدہ بخش ثابت ہو سکے۔ اور احمدیوں کا قبلہ کعبۃ اللہ کے سوا کوئی اور قرار نہ پائے"۔

مراسلہ نگار کو اس امر کا اعتراف ہے کہ اشاعت اسلام کا جو کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے یہ عمدہ کام ہے۔ البتہ انہیں جو اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ یہ عمدہ کام ان کے خیال میں جماعت احمدیہ کی طرف سے علیحدگی پسندانہ طور پر نہیں ہونا چاہئیے بلکہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر متحدہ و مشترکہ طور پر ہو —— اور ان کے نزدیک اس کے دو فائدے ہوں گے:-

(۱) یہ طریق زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا۔

(۲) احمدیوں کا قبلہ کعبۃ اللہ کے سوا کوئی اور نہ پائے۔

واضح ہو کہ پہلے نمبر پر تو صاحب موصوف کی یہ سراسر غلط فہمی ہے کہ گویا جماعت احمدیہ اشاعتِ اسلام کے عمدہ کام کو متحدہ و مشترکہ طور پر بجالانے کے لئے تیار نہیں برعکس اس کے جماعت کی تو دلی خواہش ہے کہ اس نیک کام میں ہر وہ بھائی حصہ لے جو اپنے تئیں مسلمان کہلاتا اور اسلام کا دم بھرتا ہے۔ مگر حقیقت ہی تو غور طلب ہے کہ اسلام کی عملی خدمت میں کون پیش پیش ہے کس کا عمل اس کے منافی ہے؟ اشاعت اسلام کا کام ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے لیکن جب فی زمانہ دوسرے مسلمان اس سے عدم توجہی برتنے لگے اور احمدیوں نے ہر چہ بادا باد کہہ کر اس اہم ذمہ داری کو اپنے کندھوں پر اُٹھا لیا حتیٰ کہ گذشتہ ۸۵ برس سے ہر قسم کی مالی و جانی قربانیاں دینے سے دریغ نہ کیا۔ اس صورت میں خدارا آپ ہی فرمائیں یہ علیحدگی پسندانہ طور طریق کس کے ہوئے احمدی جماعت کے یا اُن لوگوں کے جنہوں نے کیا کرایا تو کچھ بھی نہیں صرف "مسلمان" نام کا سکہ چلاتے تو ہی سب کچھ سمجھ لیا؟

علاوہ ازیں جب عامۃ المسلمین کی اشاعت اسلام سے سرد مہری کا یہ حال ہے تو اس صورت میں بے عمل مسلمانوں کا باعمل احمدیوں کے ساتھ اشتراکِ عمل کا مطلب ہے گرم پانی کو سرد پانی میں ملا دینا —— پھر اس کا جو طبعی نتیجہ ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں؟ کیا مراسلہ نگار اور ان کے ہم خیال اس بات پر خوش ہوں گے کہ اشاعت اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ جس تیز رفتاری سے عالمگیر سطح پر کام کر رہی ہے۔ ان کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے ان نام کے مسلمانوں کو بھی اپنے ساتھ باندھ لیں جن میں عمل کی زندگی ہے نہ قربانی کی روح تب احمدیہ جماعت کی وہ تیز رفتاری قائم رہے گی؟ ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیٰوۃ الدنیا (توبہ آیت ۳۸) کے مصداق بنے ہوئے ہیں ان کا اُن لوگوں سے کیا جوڑ ہے جو دنیا کے منافع پر لات مار چکے ہیں؟ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اشاعتِ اسلام کے عمدہ کام کے لئے جوش ایمانی۔ خاص ولولہ شوقِ جہاد اور نہ ختم ہونے والی نیک تمناؤں کی ضرورت ہے جس کے ساتھ عمل کی تصدیق شامل ہو۔ اور یہ زندگی بخش رُوح مامور وقت کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کرنے سے ہی پیدا ہوتی ہے اس کے بغیر ہرگز ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آیت کریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (سورۃ الصف) ... امت بھی سمجھتے آتے ہیں کہ اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ مسیح موعود اور امام مہدی کے زمانہ میں ہونا مقدر ہے۔ چنانچہ تفسیر ... میں زیر آیت ہذا لکھا ہے:

"ھذا عند خروج المھدی" کہ اسلام کا یہ غلبہ تمام ادیان پر امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔

... صاف مطلب یہ ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کے ذریعہ دلوں میں پھر سے زندہ اور تازہ ایمان پیدا ہوگا۔ ہاں وہی ایمان جو بخاری شریف کی روایت کے ... ثریا ستارے پر جا چکا ہوگا۔ اور پھر فارسی الاصل مقدس وجود کے ذریعہ دنیا میں لایا جائے گا۔

خدمت و اشاعت اسلام کا کام کوئی آسان بات نہیں۔ اس کے لئے ہر قدم پہ مالی ... قربانیوں کی ضرورت ہے۔ یہ ایمان کی زندگی ہی ہے جو مومن صادق کو ... قربانی کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ یہی وہ امتیازی شان تھی جو صدرِ اول کے مسلمانوں کو حاصل تھی صحابہ کرام نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت سے زندہ اور حقانی ایمان پایا جس نے ایک طرف دنیا کی محبت کو ان پر سرد کر دیا اور دوسری طرف دینِ اسلام کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار ہو گئے۔ اس کا نتیجہ تھا کہ وہ بھیڑوں اور بکریوں کی طرح خدا کی راہ میں قربان ہوئے اور خدمتِ دین کے لئے انہوں نے اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کیا۔ انہی بے نظیر قربانیوں اور سرفروشیوں کا نتیجہ تھا کہ چند ہی سالوں میں دُنیا نے ایک بے نظیر روحانی انقلاب کا مشاہدہ کر لیا —— !!

پس آج بھی اسلام کو اسی طرح کی قربانیوں کی ضرورت ہے اور جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں اور ایک دُنیا جانتی ہے کہ سوائے جماعت احمدیہ کے اس جُوئے کو اُٹھانے کے لئے کوئی مرد میدان بن نہیں سکتا ہے۔ اسی لئے اس پس منظر میں دیکھا جائے تو اگرچہ احمدیہ جماعت کی طرف سے یہ علیحدگی پسندانہ طور طریق نظر آتے ہیں۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ اس کے بغیر جماعت احمدیہ کے لئے کوئی اور چارۂ کار بھی نہ تھا اور جماعت کے اس طریق عمل کو قابلِ اعتراض بھی قرار نہیں دیا جا سکتا —— !!

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

مراسلہ نگار کی دوسری تعریض کعبۃ اللہ کے قبلہ بنانے کی نسبت ہے مگر یہ بہت بڑا ظلم ہے اور زیادتی ہے جو جماعت کے مخالف جماعت پر کرتے ہیں اور اسی ایشو پر سادہ لوح عامۃ المسلمین کے جذبات جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکائے جاتے ہیں۔ ہم خدائے وحدہٗ لاشریک کو گواہ ٹھیرا کر کہتے ہیں کہ کعبۃ اللہ کے سوا جماعت احمدیہ کا کوئی اور قبلہ نہیں ہے۔ اسی کی طرف منہ کر کے احمدیہ جماعت اپنی پنجگانہ نماز ادا کرتی ہے اور یہی بیت العتیق کے حج کے لئے ہر سال جماعت کے ذی استطاعت احباب مکہ معظمہ کا سفر کرتے ہیں۔ جماعت کے ایسے خوش نصیب افراد کی اگر باقاعدہ فہرست تیار کی جائے تو شمار ہزاروں نہیں لاکھوں سے تجاوز کر جائے گا۔ ان حقائق کے بعد معقولیت پسند دُنیا کی نگاہ میں مراسلہ نگار کی تعریض کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی —— !!

کعبۃ اللہ کی نسبت جماعت کے اعتقادی پہلو کے بیان کے ساتھ ساتھ اس حقیقت کو بھی کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ جماعت احمدیہ غیر مسلم دُنیا کے دلوں میں کعبۃ اللہ کی عزت و توقیر جس پُر اثر طریق پہ بٹھانے کی کوشش کر رہی ہے اس مقدس خدمت کے مقابل برنام کے مسلمانوں کے پاس سوائے اسلام کا لیبل رکھنے کے یا پھر اسلام کو بدنام کرنے کے کچھ بھی نہیں!! مگر یہ کس قدر بڑا ظلم ہے کہ جو جماعت نہ صرف یہ کہ اعتقادی رنگ میں کعبۃ اللہ کو اپنا قبلہ جانتی اور مانتی ہے بلکہ عملی رنگ میں اس کی عزت و عظمت غیروں پر بھی واضح کرنے میں لگی ہے (اور اس میں خدا کے فضل و کرم سے خاص کامیاب ہو رہی ہے) اس جماعت پر ایسی تعریض کی جائے!! درانحالیکہ علماء زمانہ سے لیکر عامۃ المسلمین تک کے شب و روز کے اپنے مشاغل کا جو حال ہے کسی پر پوشیدہ نہیں۔ ان کی صحیح عکاسی کرتے ہوئے ایک بزرگ نے یہ شعر فرمایا ؎

کب پیٹ کے دھندوں سے مسلم کو بھلا فرصت ✦ ہے دین کی کیا حالت یہ اس کی بلا جانے
جو جاننے کی باتیں تھیں ان کو بھلایا ہے ✦ جو جو چھپے بھید کیا ہے کہتے ہیں خدا جانے

خدا کا شکر ہے مراسلہ نگار کی تمام باتوں کا ہم حسب گنجائش جواب دے چکے ہیں اب یہ اُن کا کام ہے کہ ان باتوں پر سنجیدگی سے غور کریں اور ارشاد نبوی کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن اخذھا حیث وجدھا پر عمل کر کے اپنے اندر کچھ تبدیلی پیدا کریں —— وما علینا الا البلاغ۔

خطبہ عید الاضحیہ

دُنیا میں ایک ہی بُنیادی حقیقت ہے، اور وہ یہ ہے کہ اسلام ساری دُنیا پر غالب آئے گا!

یہ حقیقت فرزندانِ احمدیت سے اس قُربانی کا مُطالبہ کرتی ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے اور اولاد نے خدا کے حضور پیش کی

اس قربانی کے پیش کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ تا تم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بنو

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز۔ فرمودہ ۱۶ ر صلح ۱۳۵۲ ہش مطابق ۱۶ رجنوری ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں :-

وَ فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ○
وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○
(الصافات : ۱۰۸-۱۰۹)

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○
(البقرہ : ۱۳۲-۱۳۳)

اور پھر فرمایا :-

شدید بیچش کی تکلیف میں انفلوئنزا کا حملہ بھی ہوُا۔ پھر کمزور کر دینے والی دواؤں کی یلغار بھی سہنی پڑی۔ اس لئے طبیعت میں ضُعف ہے۔ لیکن میری یہ خواہش تھی کہ اپنے دوستوں سے

عید کی ملاقات

بھی ہو جائے اور اس موقعہ کی مناسبت سے چند باتیں بھی کہہ سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے یہاں آنے کی توفیق دے کر میری اس خواہش کو پورا فرمایا۔ الحمدُ للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کے لئے اِس عید کو اس رنگ میں مبارک کرے کہ جن قربانیوں کی روایت اس عید سے وابستہ کی گئی ہے اور قربِ الٰہی کی جو راہیں ان قربانیوں کے نتیجہ میں انسان پر کھولی گئی ہیں، وہ راہیں اللہ تعالیٰ ہم پر بھی کھولے اور اپنے قُرب کے دروازے ہمارے لئے وا کرے اور اپنی برکتوں اور رحمتوں سے ہمیں نوازے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک رُویا دیکھی اور حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ کہ اپنی رُویا کو ظاہری شکل میں پورا کریں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تمہیں رُویا میں جو حکم دیا گیا ہے وہ ذبحِ اولاد یا ذبحِ نفس کا نہیں بلکہ نفس اور

اولاد کی عظیم قُربانی

کا ہے۔ موت کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ انسان بیماری سے مرجاتا ہے یا بعض قاتل قتل کر دیتے ہیں وغیرہ کئی اسباب ہیں جن سے زندگی کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر جو موت شہادت کے رنگ میں آتی ہے یا جو عظیم قُربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مانگی گئی تھی اس کے مقابلہ میں دوسری اموات کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ہر دوسری موت ایک وقتی چیز ہے مگر یہ عظیم قربانی انسانی جذبات میں ایک تلاطم اور دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے والی چیز ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ذریعہ کے طور پر ذِبحِ عظیم کو پیش کیا ہے یہ ذبحِ عظیم بھی ہے اور نجات کا ذریعہ بھی ہے یہ موت بھی ہے اور زندگی کا سرچشمہ بھی ہے۔ اس لئے

تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ

ہم نے یہ ورثہ بعد میں آنے والی قوموں میں جاری کی جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اپنے عروج کو پہنچی۔

اس ذبحِ عظیم کا ذکر اللہ تعالےٰ نے دوسری جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ یعنی جب خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سمجھایا کہ ذبحِ اولاد مراد نہیں بلکہ ذبحِ عظیم مراد ہے۔ اور "اَسْلِمْ" کا مطالبہ فرمایا گیا ہے تو انہوں نے کہا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی ان کی زبان، اُن کے دلی جذبات اور اُن کی رُوح کی پکار یہ تھی کہ میں تو پہلے ہی سے تمام جہانوں کے ربّ کی کامل فرمانبرداری اختیار کر چکا ہوں۔ گویا جس خدا نے ان جہانوں کو اپنے خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اس ربّ العالمین کے آگے میں اپنے اسلام کا اظہار کرتا ہوں۔

پس چونکہ حقیقت اُن پر واضح کر دی گئی تھی کہ یہ ایک سلسلہ ہے، اور یہ ایک تحریک ہے جو جاری کی گئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ساری دُنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی روشنی کو پھیلا دیا جائے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے عین مطابق اپنی اولاد کو اور آپ کی بزرگ اولاد نے آگے اپنی اولاد کو یہ نصیحت کی کہ دیکھو ایک دین اور شریعت تمہارے لئے چُنی گئی ہے۔ (حضرت ابراہیمؑ اور آپؑ کی اولاد کے زمانہ کے لحاظ سے بھی اور آپ کے خاندان میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی چونکہ پیدائش ہونی تھی اس نقطۂ نگاہ سے بھی) اس لئے تم اپنی زندگی میں کبھی بھی ایسی حالت میں نہ رہنا کہ تمہارے اُوپر ایک موت وارد نہ ہو رہی ہو۔ ہر حال میں موت کا چولہ تمہارے اوپر نظر آنا چاہیئے۔ پس

اِسلام کی رُوح

جیسا کہ قرآن کریم میں اور جیسا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں، اور پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر قرآن میں بیان ہوُا ہے یہ ہے کہ جس طرح ایک بکرا اپنی گردن قصائی کی چھری کے نیچے رکھ دیتا ہے اسی طرح انسان اپنے وجود کو خدا تعالیٰ کے مطالبات کی چھری کے نیچے رکھ دے۔ گویا اسلام کے معنے ہیں اپنی تمام خواہشات کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کی رضا کو کلی طور پر قبول کر لینا اور خدا کی ذات میں گم ہو کر فنا کی ایک کیفیت اپنے اوپر وارد کر کے ایک خاص قسم کی موت کو قبول کر لینا۔ اس موقعہ پر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے ہم یہ محاورہ بھی بول سکتے ہیں کہ اپنی مرضات سے ننگے ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کا احرام باندھ لینا۔ اور اس فنا فی اللہ اور فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو چولہ ہے اس میں اپنی زندگی گذارنا اور خدا کے لئے ایک موت کو جو ہر وقت کی موت ہے قبول کرنا اور ایک ایسی زندگی جس پر کبھی موت نہیں آتی اُسے خدا کے فضل کے ساتھ حاصل کرنا۔ یہ ہے

اِسلام کی اصل حقیقت

جس پر قرآن کریم نے مختلف پیرایوں میں روشنی ڈالی۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کے ذریعہ قربانی کی یہ روایت قائم کی گئی اور اس میں بتایا گیا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد بڑا ارفع ہے۔ سب جانور اس کے لئے قربان ہوں گے۔ جیسا کہ حج کے موقع پر ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں جانور اِسی یاد پر ہر سال قربان ہو رہے ہیں۔ اس میں انسان کو یہ سبق دیا گیا ہے کہ دنیا کی ہر مخلوق اور سب جانور انسان کے لئے قربان ہونگے اور انسان خدا کا بندہ بننے کے لئے اور اس کی رضا کے حصُول کے لئے ایک ایسی زندگی کو اختیار کرے گا جس میں ہر لمحہ وہ ایک موت اپنے اُوپر وارد کرے گا۔ اور وہ اپنے نفس کو مٹا دے گا تو اُسے خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک نیا نفس ملے گا جس میں سے

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا

کی آواز نکل رہی ہوگی۔ اُس کا ...

[illegible] کی خواہشات ہوں گی نہ اپنی [illegible] نہ اپنے اس کے فیصلے [illegible] کلام ہوگا۔ نہ اپنی آنکھیں ہوں گی نہ اپنے اس کے [illegible] گے۔ خدا تعالیٰ کے کانوں [illegible] سنے گا۔ خدا تعالیٰ کی آنکھوں سے وہ [illegible] اور خدا تعالیٰ کی زبان سے وہ کلام [illegible] معنی میں نہیں کہ خدا اس کے [illegible] طور پر حلول کر جائے گا۔ بلکہ [illegible] خدا کا بندہ اپنے نفس کی ہر [illegible] کے ہر جذبہ کو اور اس کی [illegible] اور استغنا کو اپنے رب [illegible] کر دے گا۔ تب خدا تعالیٰ [illegible] ایک نئی زندگی عطا کرے گا۔ اس نئی زندگی میں اس سے جو حرکات سرزد ہوں گی، اور انسان جن قوتوں کا مظاہرہ کر رہا ہوگا اس کے متعلق ہم

تمثیلی زبان میں

یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسان نے خدا تعالیٰ کی آنکھ سے دیکھا۔ خدا تعالیٰ کے کانوں سے سنا۔ اور خدا تعالیٰ کے حواس سے اس نے معلوم کیا اور مشاہدہ کیا۔ اور خدا تعالیٰ کی زبان سے اس کا بیان جاری ہوا۔ یعنی [illegible] اپنا کچھ نہیں۔ سب کچھ اس نے خدا تعالیٰ کو پیش کر دیا۔ انسان پر ایک [illegible] تو وقتی طور پر آتی ہے جو ایک لحظہ کے اندر ختم ہونے والی ہے۔ مگر ایک موت ایسی ہے جو انسان کی ساری زندگی کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے یہی وہ موت ہے جس کے منبع سے ابدی حیات کا چشمہ پھوٹا۔ یہی وہ ذبح عظیم ہے جس کی مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کے ذریعہ سے قائم کی گئی۔ اور پھر جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں عشقِ الٰہی، فدائیت، جاں نثاری انتہا کو پہنچی [illegible] ایک ایسی قوم تیار ہوئی جو حضرت اسماعیل علیہ السلام سے زیادہ جذبۂ قربانی رکھنے والی تھی۔ جو حضرت اسماعیل علیہ السلام سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے عشق اور محبت رکھنے والی تھی۔ کیونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تربیت حاصل کی تھی۔ [illegible] صحابہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت حاصل کی تھی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل روحانی [illegible] مُردہ تھے۔ دنیا کی نگاہ انہیں مُردہ سمجھتی تھی [illegible] خدا تعالیٰ کی قدرت نے

انہیں زندہ کیا تھا۔ انہوں نے دنیا میں ایک انقلابِ عظیم بپا کیا۔ اور [illegible] وقت [illegible] دنیا میں اسلام کو کلی طور پر غالب کیا۔ محدود دنیا سے مراد معروف دنیا ہے۔ کیونکہ اس وقت دنیا بنی نوع انسان سے معمور دنیا نہیں تھی۔ کرۂ ارض کے بہت سے ایسے علاقے بھی تھے جہاں تک ابھی انسان کا علم نہیں پہنچا تھا۔ جہاں ابھی آبادیاں نہیں ہوئی تھیں۔ بعد میں آبادیاں ہوئیں۔ غرض صحابہ کرام رضنے اپنے زمانہ میں اسلامی انقلاب بپا کیا۔ پھر الٰہی نوشتوں کے مطابق مسلمانوں پر ایک تنزل کا زمانہ آیا یہ ایک لمبا زمانہ ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لاکھوں پروانے اس دعا میں مشغول رہے کہ شیطان پر وہ آخری فتح جس کا اسلام میں وعدہ دیا گیا ہے اس آخری فتح کے دن جلد آئیں تب مہدی معہود علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ یعنی وہ مہدی جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کی دعاؤں میں محفوظ ہے۔ یہی وہ مبارک وجود ہے جس تک آپؐ کا سلام پہنچا۔ بندوں نے بھی سلام پہنچایا۔ خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے بھی پہنچایا اور الٰہی تقدیر نے بھی پہنچایا۔ چنانچہ اسی سلامتی کی دعا کی یہ برکت ہے کہ آج جب ہم بنی نوعِ انسان پر مجموعی نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ایک ہی حقیقت نظر آتی ہے آج نوعِ انسان کی زندگی میں صرف ایک حقیقت پائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام بنی نوعِ انسان کو اکٹھا کر کے

اُمتِ واحدہ

بنا دیا جائے گا۔ تمام لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اور آپؐ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہمیں نظر آرہا ہے وہ حقیقت نہیں ہے۔ وہ عارضی چیزیں ہیں۔ وہ اگر آج ہیں تو کل غائب ہو جائیں گی۔ لیکن اسلام کا عالمگیر غلبہ ایک حقیقت اور بنیادی صداقت ہے۔ یہ ظاہر ہوگی اور ظاہر ہوتی چلی جائے گی۔ یہ ایک روشن حقیقت ہے جس کی روشنی سے پورا کرۂ ارض جگمگا اٹھے گا۔ دنیا

جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ

کی مصداق بن جائے گی۔ شیطان شکست کھا جائے گا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی صداقت غالب آئے گی۔ یہ ایک بنیادی صداقت ہے اللہ تعالیٰ کا آسمانوں پر فیصلہ ہے۔ یہ

ہو کر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم صداقت کے ظہور کے لئے مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ جو تحریک شروع کی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ناکام ہو۔ وہ تو انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگی۔ دنیا کی ساری منافقتیں ناکام ہوں گی۔ اسلام غالب آئے گا۔ دنیا کی ساری دولتیں ناکام ہوں گی۔ اسلام غالب آئے گا۔ دنیا کے سارے ہتھیار ناکام ہوں گے۔ اسلام کے روحانی ہتھیار غالب آئیں گے۔ دنیا کی ساری بادشاہتیں مٹ جائیں گی۔ مگر

اِسلام کی بادشاہت

کبھی نہیں مٹے گی۔

اس روحانی بادشاہت کے لئے جو عاجز بندے تیار کئے گئے ہیں وہ آپ لوگ ہیں۔ اس عظیم مقصد کے سامنے میری اور آپ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر ہمارے وجود کو پیسا جائے اور ذرہ ذرہ کر دیا جائے اور ہمارے اپنے ہی خون میں اس کا گارا تیار کیا جائے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلعہ کو مضبوط کرنے اور اس کی دیواروں کو وسیع و عریض کرنے کے لئے اس گارے کو وہاں استعمال کر دیا جائے تو یہ ہمارے لئے

فخر کی بات

ہے۔ لیکن اگر دنیا یہ سمجھتی ہے کہ وہ دنیا کی دولت، دنیا کی عزتوں، دنیا کے اقتدار اور دنیا کے ہتھیاروں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی اس تقدیر کو ٹال سکتی یا مٹا سکتی یا کمزور کر سکتی ہے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ یہ اس کی بھول ہے۔ ایسا نہیں ہوگا۔ کیونکہ خدا جو قادر و توانا خدا ہے جو سب طاقتوں کا مالک خدا ہے۔ اور جو اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کا یہ فیصلہ ہے کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا۔ اور یہ غلبہ احمدیت کے ذریعہ مقدر ہے۔

پس آج دنیا میں ایک ہی صداقت ہے اور ایک ہی بنیادی حقیقت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے

کہ تمام انسانوں کو ایک جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے گا۔ یہ جھنڈا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے۔ تمام بنی نوعِ انسان کو خواہ وہ دنیا کے کسی دور دراز خطہ میں رہائش پذیر کیوں نہ ہوں۔ ایک ہاتھ پر جمع کر دیا جائے گا۔ یہ ہاتھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہے جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہاتھ نہیں یہ میرا ہاتھ ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس ہاتھ کا اثر، اس کی

قوّتِ قُدسیہ

اور اس کی طاقت اب بھی ویسے ہی ظاہر ہوگی جیسے قرونِ اُولیٰ میں ظاہر ہوئی تھی۔

یہ بنیادی صداقت اور یہ بشارت ہم سے (جو احمدیت کی طرف منسوب ہونے والے ہیں) قربانی چاہتی ہے۔ وہی قربانی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اور اولاد نے خدا کے حضور پیش کی تھی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی بیٹوں اور فرزندوں سے بھی اسی

قُربانی کا مُطالبہ

کیا جاتا ہے۔ اس قربانی کے لئے آپ تیار ہو جائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی قربانیوں کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور ایدہ اللہ الودود نے فرمایا:-

مَیں اب دعا کراتا ہوں۔ احباب دعا میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے بھی اور آپ کو بھی عید کی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور عید کی برکتوں اور رحمتوں کے حصول کی توفیق عطا فرمائے؛

◎

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۶ر جون کو مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ نے فاروق احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ جملہ بزرگان و احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کا سچا خادم بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین۔ اس خوشی کے موقعہ پر ۵/- روپے اعانتِ بدر میں اور ۵/- روپے مساجد فنڈ میں ادا کئے گئے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے

خاکسار عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

حیدرآباد میں

احمدیہ جوبلی ہال کی تعمیر نو کا شاندار افتتاح

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ۔ وزیر اعلیٰ میسور اور سفیر ہند برائے سومالیہ کی شرکت

(رپورٹ مرسلہ:- مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس ۔ نزیل حیدرآباد)

خداتعالےٰ کے خاص فضل و کرم سے احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد کا جدید طرز پر تعمیر کی گئی نہایت شاندار اور خوبصورت عمارت کا افتتاح مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء شام کے ۶ بجے عمل میں آیا۔ اس تقریب میں شرکت کرنے کے لئے سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور اہلیہ محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان سے چند روز قبل ہی تشریف فرما ہوئے تھے۔

یہ بات مسرت کا موجب ہے کہ اس تقریب میں مہمانِ خصوصی کے طور پر شری دیوراج ارس وزیر اعلیٰ میسور نے شرکت فرمائی۔ نیز شری جے۔ بی متیال راؤ نامزد سفیر برائے سومالیہ بھی خاص طور پر مدعو تھے۔

مختصر تاریخ آج سے ۴۲ سال قبل سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک فدائی اور عاشقِ صادق حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب نے شہر حیدرآباد کے مرکزی مقام میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی خاطر احمدیہ جوبلی ہال کے نام سے ایک شاندار بلڈنگ تعمیر فرمائی اور اسے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کر دی۔

اس بلڈنگ کا افتتاح ۱۹۲۱ء میں جماعت احمدیہ کے ایک جلیل القدر مبلغ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے ہاتھوں عمل میں آیا تھا۔ اس وقت سے لے کر یہ عمارت نہ صرف مقامی تبلیغ و تعلیم و تربیت کی سرگرمیوں کا مرکز بنا رہا بلکہ جنوبی ہند میں تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ لٹریچر وغیرہ کا موجب بنا اور اسی عمارت میں نماز باجماعت، جمعہ و دیگر جماعتی تقریبات ہوتی رہیں۔ اور مقامی مبلغ کی رہائش کے طور پر بھی اس کی تیسری منزل پر انتظام کیا گیا تھا۔

مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو معصیتِ خداوندی سے اس عمارت کا بہت بڑا حصہ اچانک منہدم ہو گیا۔

اظہارِ تشکر اُن ایام میں خاکسار حیدرآباد میں بطور مبلغ متعین تھا۔ اور خاکسار مع اہل و عیال اسی عمارت کی تیسری منزل پر رہائش پذیر تھا۔ اس موقعہ پر منہدمہ کمرے میں میری اہلیہ مع اپنی تین ماہ کی بچی کے کھڑی تھیں۔ یہ خداتعالےٰ کی قدرت نمائی ہے کہ ایک ڈیڑھ گز کا وہ حصہ جہاں میری اہلیہ اپنی بچی کو لے کر کھڑی تھیں کے علاوہ سارا کمرہ نیچے گر گیا تھا۔ اب اس تھوڑے سے حصہ میں بغیر کسی قسم کے سہارے کے بالکل معلق کھڑی تھیں اور بظاہر بچنے کی کوئی صورت نہ تھی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل و احسان سے اور اپنی قدرت نمائی کا اظہار کرتے ہوئے غیر معمولی اور معجزانہ طور پر انہیں بچا لیا۔

یہ ایک عجیب اتفاق تھا کہ دیوار کا جو حصہ گرنے سے محفوظ رہ گیا تھا اُس پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر جلی حروف میں اور نمایاں رنگ میں تحریر کردہ محفوظ تھا کہ ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

جہاں ہم نے اپنی آنکھوں سے خداتعالےٰ کی قدرت کی جلوہ نمائی اُن ٹوٹی پھوٹی دیواروں اور منہدمہ عمارت میں دیکھ لی تھی۔

اس حادثہ اور اس کے غیر معمولی طور پر میرے اہل و عیال کا بچایا جانا خداتعالےٰ کی ایک عجیب قدرت اور معجزہ تھا جس کو یاد کر کے زندگی بھر خداتعالےٰ کے آگے سجداتِ شکر بجا لاتا رہوں گا۔

تعمیرِ نو اس حادثہ کا محترمی حضرت میر داؤد احمد صاحب مرحوم سابق ناظر خدمتِ درویشان کے دل پر گہرا اثر تھا۔ اس لئے اس کی تعمیرِ نو کے لئے خاص طور پر ذاتی دلچسپی لیتے رہے۔ چنانچہ ۱۹۶۲ء کے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر محترم حضرت میر صاحب نے مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کو فرمایا کہ جوبلی ہال کی تعمیرِ نو کی ذمہ واری آپ کے سپرد کی جاتی ہے اس طرح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حکم سے یہ ذمہ واری انہوں نے اپنے اوپر لی۔ نیز اس سلسلہ میں محترم حضرت میر داؤد احمد صاحب ہمیشہ ذاتی دلچسپی فرماتے رہے اور ہدایات سے بھی نوازتے رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اس قابلِ قدر شخص کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں متمکن فرمائے۔ آمین۔

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے مسلسل محنتِ شاقہ اور جدوجہد سے اس اہم ذمہ داری کو باحسن و خوبی اور نہایت تسلی بخش طور پر پورا کرنے کی سعادت حاصل فرمائی۔ نیز تعمیری کاموں میں مکرم البشیر الدین احمد صاحب نے بڑی محنت کی تھی۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔

اس عمارت کے سنگِ بنیاد کے لئے الدار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرانی اینٹ لائی گئی تھی اور مورخہ ۸ ر جولائی ۱۹۶۴ء کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چشم و چراغ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے مبارک ہاتھوں اس جدید عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

دوست ان کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں شہر حیدرآباد کے اس مرکزی مقام میں نہایت جاذبِ نظر سہ منزلہ عمارت جدید طرزِ تعمیر پر بنائی گئی۔

اس عمارت کے قائم کرنے میں جن جن احباب کو توفیق عطا ہوئی ہے اللہ تعالےٰ اُن سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

افتتاحی تقریب اس افتتاحی تقریب کی صدارت عزیزی صاحبزادہ صاحب نے فرمائی۔ عزیزم محمد منور احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم محمد عبدالقیوم صاحب کی نعت کے بعد مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی اور مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے شری دیوراج ارس وزیر اعلیٰ میسور اور شری متیال راؤ سفیر سومالیہ کی پذیرائی فرمائی۔

خطبہ استقبالیہ اس کے بعد مکرمی سیٹھ محمد الیاس صاحب صدر استقبالیہ کمیٹی نے استقبالیہ تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے اس عظیم الشان عمارت کے قائم کرنے کی توفیق ملنے پر خداتعالےٰ کا شکریہ ادا کیا۔

آپ نے قیامِ احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ روحانیت کے لئے پیاسی یہ دُنیا آج پھر ایک بار اپنی پیاس بجھانے بڑی بے تاب ہے۔ مذہب کے بنیادی اخلاقی پہلو سے ہٹتا ہوا آج کا مغربی یا مغرب زدہ انسان اپنی زندگی کو نئے نئے سانچوں میں ڈھالتا ہوا زندگی کی حقیقتوں اور اس کے لوازم سے راہِ فرار اختیار کر رہا ہے۔ کہیں وہ ہپی بن گیا کہیں دہریت قبول کر کے مذہب سے دوری اختیار کی۔ کہیں وہ دوسرے نظریات کی قلابازی کر رہا ہے۔

اس روحانی بے چینی یا عدمِ سکون کے ذریعہ جو اضطراری کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ اس کو دُور کرنے کے لئے خداتعالےٰ نے اپنے مامور کے ذریعہ اس الٰہی سلسلہ کی بنیاد ڈالی اور اس عالمگیر سلسلہ کی شاخیں آج ساری دُنیا پر محیط ہیں۔

محترم سیٹھ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اور کامیاب عالمگیر سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے بعد بتایا کہ احمدیہ جوبلی ہال کی یہ عمارت بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

آخر میں آپ نے حضرت صاحبزادہ صاحب۔ مہمانانِ خصوصی اور معزز حاضرین و خواتین کا خلوصِ دل سے استقبال فرمایا۔

رپورٹ اس کے بعد مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے احمدیہ جوبلی ہال کا قیام اور اس کی غرض و غایت اور اس کی پہلی تعمیر سے لے کر اب تک کے حالات و واقعات کی تفصیلی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

محترم امیر صاحب نے اپنی رپورٹ میں ۱۹۶۱ء میں جوبلی ہال کے انہدام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ چونکہ ساری عمارت ہل چکی تھی اور ناقابلِ مرمت تھی اور اس لئے اس کی از سرِ نو تعمیر ناگزیر ہو گئی تھی۔ اس کی ذمہ داری سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کو ان کی صلاحیت اور مستعدی کی بناء پر سونپ دی گئی۔ فی الحقیقت یہ ایک خدائی ہاتھ کام کر رہا تھا۔ اس دار التبلیغ کی تعمیر کے سارے مراحل اُن کے ہاتھوں انجام پائے۔

بالآخر اس دعا کے ساتھ اپنی رپورٹ ختم فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس عمارت کی تعمیر کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کی ہم کو توفیق عطا فرمائے اور یہ عمارت نہ صرف حیدرآباد بلکہ جنوبی ہند میں مشعلِ نور و ہدایت کا کام دے۔ آمین ثم آمین۔

آنریبل چیف منسٹر کی تقریر

آنریبل چیف منسٹر شری پی وی نرسمہا راؤ نے تقریر کرتے ہوئے اس افتتاحی تقریب میں شمولیت کی سعادت ملنے پر مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد ١٨٨٩ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے ہاتھوں رکھی گئی۔ اس کی بنیاد قرآنی تعلیمات پر رکھی گئی ہے۔ بڑے بڑے عالم فاضل اور ماہرین علم و فن اس جماعت میں شریک ہیں۔ اس جماعت کے کارنامے بہت ہی قابل قدر ہیں۔ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ یہاں تمام مذاہب کو آزادی دی گئی ہے۔ ہندوستانی تہذیب و تمدن پر اسلام کا بہت بڑا اثر ہے۔ آپ نے کہا انسان کے لئے مذہب اور سائنس دونوں ضروری ہیں۔ آج کے سائنسی دور میں مادی ارتقاء بھی ضروری ہے لیکن بعض لوگ مذہب اور سائنس میں ٹکراؤ پیدا کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں مذہب کے بارے میں لوگوں میں غلط تصور پیدا ہونے لگتا ہے۔ شری راؤ نے فرقہ پرستی علاقہ رنگ و نسل اور زبان اور ذات پات کے جھگڑوں کو انسانیت اور قومی یکجہتی کا دشمن قرار دیا ہے اور کہا انسانیت کی بقاء اور قومی ایکتا کے لئے جذبات کی شدت کو کم کرنا ہوگا۔ کسی بھی مذہب نے سوائے پیار اور رحم کے دوسرا کچھ نہیں کہا۔ وہ لوگ جو مذہب کو صرف لبادہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں وہ مذہب یا انسانیت کی کوئی بھلائی نہیں کرتے۔ آنریبل چیف منسٹر نے احمدیہ جماعت کی ہندوستان میں خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

چیف منسٹر نے کہا کہ بتائیے باہم کی پالیسی اور رنگ۔ کہ عداوت یہ مذہب کی بنیاد ہے۔ اسلام یا ہندو دھرم یا کوئی اور مذہب اپنے ماننے والوں سے کبھی نہیں کہتا کہ آپس میں لڑو اور دوسروں کو نفرت اور محبت کی تعلیم دی۔

نامزد سفیر ہند برائے سوڈان کی تقریر

شری ان متھیال راؤ سابق مرکزی وزیر اور نامزد سفیر ہند برائے سوڈان نے تقریر کرتے ہوئے احمدیہ جوبلی ہال کی اس خوبصورت عمارت کے بنانے پر مبارکباد دی۔ اور بتایا کہ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ اس علمی مجلس میں اپنے خیالات اظہار کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جہاں تک اس جماعت کے بارے میں میرا مطالعہ ہے یہ جماعت ان الاقرآنی تعلیم کی حامل ہے۔ تمام مذاہب میں امن بخش تعلیمات پائی جاتی ہیں لیکن جب تک ان پر عمل نہ ہو امن قائم نہیں رہ سکتا۔

آپ نے جماعت احمدیہ کی امن بخش تبلیغی سرگرمیوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ میں ان سرگرمیوں سے اتنا متاثر ہو چکا ہوں کہ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ تاحیات ہر ماہ اکیاون روپے جماعت احمدیہ کے حوالے کرتا رہوں گا۔ اس اعلان پر احباب جماعت نے جزاکم اللہ کہہ کر اور دیگر احباب غیر از جماعت نے تالیاں بجا کر خیر مقدم کیا۔ آپ نے کہا کہ مذاہب کی پیروی کے نام پر غیر معمولی انتہا پسندی نے اختلافات کی بنا ڈالی ہے۔ وہ لوگ جو مذہب کو ڈھال بنا کر استعمال کرنے کے عادی ہیں وہ در اصل نہ مذہب کی کوئی خدمت کر رہے ہیں۔ اور نہ ہی انسانیت کو کسی قسم کا فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام مذاہب کی اساس ایک ہی ہے طور طریقے الگ ہیں۔ مقصد ایک ہے مگر راہیں الگ الگ ہیں۔ یہ دوری یا علیحدگی فروعی نوعیت کی ہیں انہوں نے اپنی تقریر کو قرآن، بائبل اور گیتا کے بعض اقتباسات سے مزین فرمایا۔

صدارتی تقریر

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا میں انسان مختلف اغراض و مقاصد کے پیش نظر مختلف مکانات اور عمارتیں بناتا ہے۔ بعض عمارتیں ایسی بنائی جاتی ہیں جہاں پر انسان اور انسانیت کی تباہی کے سامان پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور عالمگیر تباہی و ہلاکت کے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ لیکن ان ہی اینٹ اور گاروں سے ایسی عمارتیں بنائی جاتی ہیں جو انسانیت کی بھلائی اور بہبودی کے سامان پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور قیام امن عالم کے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔

بظاہر یہ دونوں قسم کی عمارتیں ایک ہی مٹی اور گارے سے بنائی جاتی ہیں لیکن ان دونوں قسم کے مکانوں کا فرق آپ محسوس کر سکتے ہیں۔

ہم آج ایک ایسی عمارت کے افتتاح کے لئے جمع ہوئے ہیں کہ جہاں پر ساری کائنات کے خالق و مالک خدا جس کی مخلوق امیر بھی ہے غریب بھی ہے مشرقی بھی مغربی بھی ہے اور مختلف طبقات زندگی سے تعلق رکھنے والی ہے۔ اس کا نام بلند کیا جائے گا اور محبت سے پکارا جائے گا۔ اسی خالق و مالک کے ساتھ حقیقی محبت کے نتیجہ میں خدا کی مخلوق کے ساتھ بھی محبت و اخوت پیدا کی جائے۔

ایک انسان کتنا ہی عابد و زاہد نہ ہو اگر اس کے اندر شفقت علیٰ خلق اللہ کا جذبہ نہ ہو اس کی کوئی عبادت اور زہد و تقویٰ کام نہیں آئے گا۔

خدا کی مخلوق کے دلوں کو ہم محبت و پیار سے جیت نہ لیں تو دنیا تباہی کا گہوارہ بن جائے گی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے غریبی و امیری کے امتیاز کو مٹانے کے لئے تقسیم دولت کا جو نظام اسلام نے قائم کیا ہے اس کی وضاحت فرمائی۔

گویا کہ سوشلزم کا نعرہ آج سے ١٤٠٠ سال قبل حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف لگایا بلکہ عملی طور پر ہر مسلمان کو اس کا پابند کرایا۔

آپ نے بتایا کہ پیار و محبت کے ذریعہ سے دلوں کو جیتنے کے نتیجہ میں روحانی انقلاب پیدا ہو سکتا ہے

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے مقاصد کو نہایت تفصیل سے بیان کرنے کے بعد احمدیہ جوبلی ہال کی افادیت کا ذکر فرمایا

حضرت میاں صاحب نے دوران تقریر مذہبی رواداری اور یکجہتی کی ضرورت اور اس کے لئے جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا ملک مذہبی لحاظ سے مذاہب کا گہوارہ اور اس کی مارکیٹ ہے اس لئے یہاں سب سے زیادہ مذہبی رواداری کی ضرورت ہے جب تک ایک مسلمان صدق دل سے اپنے غیر مذاہب بھائیوں کی کتابیں نہیں پڑھے گا اور اسی طرح غیر مذاہب والے اسلام کی تعلیمات کا صدق دل سے مطالعہ نہیں کریں گے ہم ایک دوسرے کے قریب نہیں آ سکتے۔ مذہب و تہذیب جانتا ہے کہ کوئی مذہب تعصب اور نفرت اور دشمنی کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ محبت و پیار ہی کا مذہبی تعلیم نچوڑ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مل کر محبت و پیار کی ایسی فضا قائم کریں جس سے ہمارا ملک امن کا گہوارہ بن جائے۔

آخر میں آنمحترم نے موجودہ زمانہ کے مخالفت کن حالات کا ذکر کرنے کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں دنیا میں رونما ہونے والے خطرناک حالات کے بارہ میں تنبیہ فرماتے ہوئے ان حالات سے بچنے کے ذرائع بھی بیان فرمائے تھے۔

آخر میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے صاحب صدر، مہمانانِ خصوصی اور معززین و سامعین اور خواتین کا شکریہ ادا فرمایا۔

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک پرسوز اور لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔ اس طرح یہ روحانی اجتماع نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس جلسہ میں کثیر تعداد میں مختلف مذاہب و ملل سے اور مختلف شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات کثیر تعداد میں شریک ہوئے تھے وسیع و عریض ہال جو نہایت ہی سینکڑوں کرسیاں پُر ہو کر سینکڑوں افراد کھڑے کھڑے تمام کارروائیاں سماعت کرتے رہے ہال کے بالاخانہ ... اور پہلی منزل پر مستورات کے لئے بھی ہال بنایا گیا۔ پردہ کا عمدہ انتظام تھا۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سینکڑوں کی تعداد میں مستورات نے شرکت فرمائی۔

تشہیر اس افتتاحی تقریب کے بارے میں مقامی اردو اور انگریزی اخبارات میں وسیع پیمانے پر بار بار اعلانات شائع ہوتے رہے۔ آل انڈیا ریڈیو سے بھی اس تقریب کے بارے میں اعلان نشر ہوا۔ نیز ہزاروں کی تعداد میں دعوت نامے خاص خاص معززین و عمائدین شہر کو روانہ کئے گئے تھے۔

اخبارات یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہاں کے تمام اخبارات نے ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ اردو ملاپ۔ سیاست۔ رہنمائے دکن۔ انجام وغیرہ اردو اخبارات اور انڈین ایکسپریس، ہندو دکن کرانیکل، ہیرالڈ وغیرہ انگریزی اخبارات اور دیگر تیلگو اخباروں نے اس تقریب کی رپورٹ بہت اہمیت کے ساتھ اور وضاحت سے شائع کی۔

(باقی صفحہ نمبر ٣ پر)

نہایت مخلص یورپین نومسلم احمدی

الحاج ڈاکٹر محمد عبد الہادی صاحب کیوسی کا انتقال پُر ملال اور اُن کا ذکرِ خیر

از مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ جرمنی حال مقیم ربوہ

نہایت درجہ مخلص یورپین نو مسلم احمدی الحاج ڈاکٹر محمد عبد الہادی صاحب کیوسی آف جرمنی کے متعلق [illegible] آپ ۸ مئی ۱۹۷۳ء کو جرمنی میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ [illegible] اسلام قبول کرنے کے بعد مرحوم کو سب سے بڑا شرف یہ حاصل ہوا کہ آپ نے سربو کروشین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا۔ حج بیت اللہ کی سعادت [illegible] ربوہ اور قادیان کی زیارت سے مشرف ہوئے اور اسلام کی تائید میں مفید کتب و رسائل تصنیف کئے۔ آپ کی وفات [illegible] رنج اور افسوس کا موجب ہے مگر مرحوم اپنے جو باقیات الصالحات چھوڑ گئے ہیں وہ آپ کے نام کو ہمیشہ زندہ و تابندہ رکھیں گی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ملتی رہے۔

—— ادارہ ——

محترم ڈاکٹر عبد الہادی کیوسی سے ذاتی ملاقات یا غائبانہ تعلق رکھنے والے ہر احمدی نے آپ کی وفات حسرت آیات کی اندوہناک خبر کو نہایت درد اور حزن و ملال کے ساتھ سنا ہوگا۔ وہ تو شخصیت ہی ایسے تھے جسے ایک بار مل لیتے اسے عمر بھر کے لئے اپنا گرویدہ بنا لیتے۔

خدا تعالیٰ کی بے شمار برکتوں اور [illegible] رحمتوں کے مورد اس مرد مومن کے ساتھ مجھے پورے پانچ برس گذارنے کا موقع ملا۔ اپنی طبیعت کے لحاظ سے مجھے کسی کے قریب آنے میں کچھ وقت لگتا ہے لیکن ہم بہت جلد ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔ اتنے قریب کہ ایک جان دو قالب والی بات تھی۔ ہر روز کم از کم ایک بار کی ملاقات تو معمول تھا۔ چھٹی کے روز دو یا تین مرتبہ بھی تشریف لاتے۔ ان کا ہر بار کا آنا عید کا چاند دیکھنے سے کم نہ تھا۔ مشن ہاؤس کے بیرونی دروازہ کی گھنٹی بجانے کا ان کا مخصوص انداز تھا۔ ایسی مہارت سے گھنٹی کے بٹن کو دباتے کہ انگلی بٹن کو بمشکل ہی چھوتی۔ میری ننھی بچی مغفورہ گھنٹی کی اس آواز کو سنتے ہی جان جاتی کہ ڈاکٹر صاحب آ گئے۔ وہ خوشی سے اچھلتی اور ڈاکٹر صاحب ڈاکٹر صاحب کہتی دروازے کی طرف بھاگ پڑتی۔ دروازہ کھلنے پر وہ مسکراتا چہرہ اور اوصاف حمیدہ کا پیکر اپنے بازو کھولے کھڑا ہوتا۔ مغفورہ ان سے بازو لپٹ جاتی۔ وہ اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور بڑے پیار سے اردو زبان میں پوچھتے "کیا حال ہے"۔ مغفورہ ان کے منہ سے اردو میں پرسش احوال کا سن کر عجیب انداز میں مسکراتی اور جواب دیتی الحمد للہ اچھا ہے۔ اگر کبھی الحمد للہ کہنا بھول جاتی تو ڈاکٹر صاحب بڑے پیار سے یاد کراتے اور الحمد للہ کہلوا کر جانے دیتے۔

پانچ برس کا یہ عرصہ میں قدرت کا ایک عطیہ سمجھتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے میرے لئے یہ مواقع پیدا فرمایا کہ میں یورپ کے ایک فدائی عاشق قرآن۔ محب رسول اور صاحب کشف و رؤیا بزرگ کے قرب میں رہ سکوں۔

کوئی ڈیڑھ دو برس سے پیٹ میں درد کی شکایت تھی۔ چھوٹی موٹی تکلیفوں کی وہ پرواہ نہیں کرتے تھے۔ دفتری اوقات کے بعد تصنیف کے کام میں لگ جاتے۔ تصنیف کا ایک کام ختم ہونے سے پہلے ہی ان کا ذہن رسا اگلے کام کی سوچ بچار میں لگ جاتا۔

ان کی صحت قابل رشک حد تک اچھی تھی۔ اوقات کار عام آدمی سے بہت زیادہ تھے۔ مثالی مومن کی طرح ہر وقت چاق و چوبند اور مستعد نظر آتے۔ کبھی کوئی کام تاخیر میں نہ ڈالتے۔ پیٹ میں درد کی تکلیف کا چند مرتبہ میرے ساتھ ذکر کیا۔ وہ ہر چھوٹی بڑی بات خواہ وہ گھر سے تعلق رکھتی ہو یا دفتر سے اس کا مجھ سے ذکر کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ ان کے ساتھی افسر نے ہنسی سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب کے پرائیویٹ [illegible] کا علم تو دفتر سے زیادہ مجھ سے ہوگا۔ بہرحال پیٹ میں درد کے چند مرتبہ اٹھنے پر میں نے انہیں معالج کے پاس جانے پر آمادہ کیا بلکہ اپنے ہی معالج کے ساتھ ملاقات کا انتظام کرا دیا۔ ابتدائی تحقیق میں ڈاکٹروں نے بتایا کہ کثرت کار کی وجہ سے معدہ میں اعصابی تکلیف کی بناء پر درد ہوتا ہے۔ اور استعمال کے لئے کچھ دوائیں دیں۔

اسی دوران آپ سفر حج کے لئے بڑے زور شور سے تیاری کر رہے تھے کئی ایک مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فریضہ حج ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ سفر حج سے واپسی کے بعد چند ہفتہ دوائی کے استعمال کے باوجود جب درد میں افاقہ نہ ہوا تو امراض معدہ کے ایک ماہر [illegible] سے معائنہ کرانے پر معلوم ہوا کہ معدے میں السر ہے اور اپریشن کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ فی الفور ہسپتال میں جانا ضروری ہے۔

جس روز معالج نے یہ خبر دی اس سے اگلے روز جرمنی کے دارالحکومت بون کی ایک اہم انسٹی ٹیوٹ میں اسلام پر ان کی ایک تقریر پہلے سے طے شدہ تھی۔ اور اس کی خاصی تشہیر بھی ہو چکی تھی۔ انہوں نے اپنے معالج سے ایک روز کی رخصت چاہی۔ ایسی صورت میں معالج عام طور پر سفر کی اجازت نہیں دیتے لیکن ان کے جذبہ کو دیکھتے ہوئے معالج نے کہا کہ اگر تقریر پر نہ جانے کی صورت میں آپ زیادہ ذہنی پریشانی میں مبتلا ہو سکتے ہیں تو پھر آپ کے لئے چلے ہی جانا بہتر ہے۔ لیکن وہاں سے آتے ہی ہسپتال میں آ جائیں۔

قبل ازیں خاکسار کا ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ بون جانے کا پروگرام نہیں تھا کیونکہ وہاں پر رات کا قیام ضروری تھا اور ہوٹل میں صرف انہی کے لئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا لیکن ڈاکٹر صاحب کی صحت کی صورت حال کے پیش نظر خاکسار نے بھی ہمراہ جانا خیال کیا۔ میری اس خواہش کے اظہار پر انہیں بہت خوشی ہوئی۔ یہ آخری سفر تھا جو ہم نے اکٹھے کیا۔ قبل ازیں جرمنی میں بھی اور بعض دوسرے یورپی ممالک کے بھی ہم نے متعدد اکٹھے سفر کئے تھے۔ بون سے واپسی پر آپ بلا تاخیر ہسپتال چلے گئے۔ اور اگلے روز اپریشن ہوا۔ سرجن نے بتایا کہ یہ کینسر تھا اور کوشش کی گئی ہے کہ متاثرہ حصے کو کاٹ کر نکال دیا جائے۔ اپریشن کے بعد ڈاکٹری مشورہ کے مطابق آپ اپنی اہلیہ اور بارہ سالہ بچے کے ہمراہ آرام کے لئے یوگوسلاویہ چلے گئے۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد آپ نے حسب سابق اپنے مشاغل کو جاری رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن اب جسم روح کا ساتھ دینے سے قاصر تھا۔ کام کی کثرت اور زیادتی بھی صحت پر منفی اثر ڈالتی۔ اپریشن کے بعد ہسپتال میں جب خاکسار عیادت کے لئے گیا تو مجھے بتایا کہ میں نے ڈاکٹر سے پوچھا ہے کہ اگر چند ماہ قبل اس معدے کے ماہر معالج کے پاس جاتا تو کیا اس وقت کینسر کی کیفیت ایسی تھی کہ مجھے [illegible] سفر سے روک دیا جاتا اور [illegible] اپریشن کرنے والے ڈاکٹر نے بتایا کہ ہاں اگر اس وقت معدے کا ایکسرے ہو جاتا تو کینسر کا پتہ چل جاتا تھا۔ اور اس صورت میں [illegible] حج کی سعادت نصیب نہ ہوتی اس پر میں نے خدا کا شکر کیا کہ اس نے ڈاکٹروں کو میرا صحیح معائنہ کرنے سے روکے رکھا تاکہ میں فریضہ حج ادا کر لوں ورنہ اب اپریشن کے بعد ایک [illegible] معدہ کٹ جانے کی صورت میں تو میں [illegible] سفر کے قابل نہ رہتا۔ [illegible] خدا تعالیٰ کے اس احسان کا کس [illegible] شکر ادا کروں۔

اس کے بعد جلد ہی مجھے مرکز سلسلہ سے واپس آنے کی ہدایت ہوئی۔ [illegible] دن گننے لگے۔ اس سے قبل محترم انوری صاحب کے واپس پاکستان جانے پر مجھے بہت تکلیف ہوئی تھی لیکن اس وقت دل پر احساس تھا کہ انشاء اللہ پھر ملاقات ہوگی۔ لیکن اس مرتبہ تمہارے جانے پر مجھے زیادہ غم ہے۔ کیونکہ یوں لگتا ہے کہ اس دنیا میں پھر ملاقات نہ ہوگی پھر خود ہی تسلیاں دیتے اور کہتے اس دنیا کی زندگی تو عارضی ہے اصل زندگی تو آئندہ جہان کی ہے بس ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ پھر ملاقات کرائے۔ ڈاکٹر صاحب کی ان باتوں کو سن کر میں موضوع کا رخ بدل دیتا۔ کینسر جیسے موذی مرض سے بری طرح متاثر مریض کے بارے میں برے خیالات کا ذہن میں آنا کوئی بعید از قیاس بات نہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے بارے میں میرا ذہن کسی ایسی بات کے سوا کچھ سوچنے [illegible] کے لئے ہرگز تیار نہ تھا۔ لیکن آپ کا موضوع سخن اکثر و بیشتر سفر آخرت کے متعلق رہنے لگا۔ اسی دوران ہمارا مرکز سلسلہ میں واپس آنے کا پروگرام بن گیا۔ ایئر پورٹ پر جو احباب الوداع کہنے تشریف لائے ان میں میرے عزیز رشتہ دار بھی تھے لیکن سب سے زیادہ غمگین چہرہ ڈاکٹر کیوسی صاحب کا تھا۔ ایئر پورٹ کے اس مقام پر جہاں سے آگے صرف مسافر ہی جا سکتے ہیں جب [illegible] دوستوں

سے مصافحہ و معانقہ ہوا۔ سب سے آخر معانقہ کرنے والے ڈاکٹر کیوسی تھے۔ دیر تک میرے ساتھ بغلگیر رہے ان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور سینہ کھول رہا تھا۔ یہاں سے سب لوگ جب واپس ہوئے تو سب سے آخر جانے والے ڈاکٹر کیوسی تھے۔ ہر چند قدم کے بعد پیچھے مڑتے حسرت بھری نگاہوں سے ہماری طرف دیکھ لیتے اور پھر چل پڑتے۔ تھوڑی ہی دیر میں ہم ایک دوسرے سے اوجھل ہو گئے اے کاش میں جانتا ہوتا کہ یہ محبت و وفا اخوت کا پیکر، یہ عشق و وفا کا پتلا، یہ اخلاق حسنہ کا مظہر، یہ احمدیت کا بطل جلیل میری آنکھوں سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہو رہا ہے!!!

میرے پاکستان واپس آنے کے بعد یہ سلسلہ اخوت خط و کتابت کی صورت میں جاری رہا۔ ان کی طرف سے ہفتہ میں کم از کم ایک خط کا آنا تو معمول تھا، بسا اوقات دو دو تین تین بھی آجاتے۔ اپنے خطوط میں عسلا دو دیگر امور کے اپنی صحت متعلق بھی تفصیل سے لکھتے۔ مئی کا پورا مہینہ میں محترم وکیل التبشیر صاحب کے ہمراہ بیرون ممالک کے دورہ پر رہا۔ اس دوران میں ان سے کوئی خط موصول نہ ہوا کیونکہ انہیں خبر نہ تھی کہ میں کہاں ہوں... کارڈ ارسال کر کے اطلاع کرتا رہا۔

ربوہ واپس آنے پر ان کی طرف سے آمدہ ایک خط میری پیشوائی کے لئے موجود تھا۔ اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے نام ایک میں بھی درج تھا کہ یہ اسے پڑھوا دیا جائے ان خطوط میں اپنی گرتی ہوئی صحت اور جسم میں درد کا ذکر تھا۔ چند روز بعد ہی حضرت ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ تار اطلاع ملی کہ ڈاکٹر صاحب کی صحت اچانک زیادہ خراب ہو گئی ہے اور ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس خبر سے دل کو دھچکا لگا۔ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں التجائیں جاری رکھیں۔ ان کے لئے نوافل میں بیٹھا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال دل میں آیا اور سوچا ہسپتال میں جانے کے بعد اب تک افاقہ ہو چکا ہوگا۔ اگر خط لکھ دوں تو فوراً ان تک پہنچا دیا جائے گا۔ اس خیال سے اب ڈرافٹ لیا اور خط لکھنے بیٹھ گیا۔

سلسلہ دعا کے بعد دو سطر ہی لکھ پایا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ میں نے ریسیور اٹھایا تو وکالت تبشیر سے مکرم عارف...

ابھی تار آیا ہے کہ ڈاکٹر کیوسی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون قلم میرے ہاتھ سے گر پڑا۔ میرا دماغ کچھ سوچنے کے قابل نہ رہا۔ جیسے ماؤف ہو گیا ہو۔ یا اللہ یہ جھوٹ ہو۔ لیکن یہ تو نوشتہ تقدیر تھا جو پورا ہو چکا۔ میری آنکھیں بند تھیں۔ میں خیالات کی دنیا میں کھو گیا۔ ماضی کے واقعات فلم بن کر میری آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے ان کی شخصیت تو ایک تاریخ ہے جس کا ہر باب تابناک ہے۔ وہ بجائے خود ایک گلستان تھے جس کا ہر گل دوسرے سے سوا ہو۔ یورپ کے کفر و الحاد کے بحر ذخار سے نکلا ہوا روحانیت کا ایک موتی تھا۔ یا اللہ اس در بے بہا کی چمک ابھی کچھ دیر تو اور دلوں کو منور کرتی۔ لیکن ساکنان عرش بھی تو اسی پاک روح کے منتظر ہوں گے۔ ابھی زندگی کی جوان بہاریں بھی دیکھی تھیں کہ بلاوا آگیا۔ سینکڑوں فرشتوں کے جلو میں یہ پاک اور سعید روح خوش و خرم آسمانوں کی طرف گئی ہوگی۔

اے اپنے خدا کے حضور جانے والی روح! اے وہ خوش قسمت سعید پرندے جس کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اپنے پاک کشف میں پکڑا!

اے تو کہ جس کا قلب صافی اسلام اور احمدیت کے نور سے پوری طرح مستفید ہوا۔ اے تو کہ جس نے عہد بیعت کو آخر دم تک کمال استقامت سے نبھایا۔ تیرا یہ قدم پہلے سے آگے ہی آگے اٹھا تو بہتوں سے پیچھے آیا لیکن خدا کے خاص الخاص فضل سے بہتوں سے آگے نکل گیا۔ تجھ سے ثابت ہوا کہ روحانیت کی بلندیاں کسی علاقہ یا قوم کا ورثہ نہیں، بلکہ ہر خطہ ہر قوم اور ملک کے لوگ اس سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ تیرا عشق قرآن ایک مثال رہے گا۔ تیری محبت رسولؐ ایک یادگار رہے گی تو احمدیت کا ایک فدائی اور خلیفہ کا مطیع و فرمانبردار تھا۔ تیرے اخلاق حسنہ اور تیری صفات حمیدہ سے صحابہؓ کی یاد تازہ ہوتی۔

اے جانے والے تجھ پر سلام
ہزاروں سلام۔ اے جانے والے تجھے تیرا ترجمہ قرآن مبارک ہو۔ تجھے زیارت ربوہ و قادیان مبارک ہو۔ تجھے شرف عمرہ و حج مبارک ہو۔ تجھے زیارت حرمین شریفین مبارک ہو۔ تجھے تیرے وہ رشحات قلم مبارک ہوں جو احمدیت کی تاریخ میں ایک سنہری باب بن کر چمکیں گے۔ تجھے تیری وہ تصانیف مبارک ہوں جن میں سے بعض ہنوز زیر اشاعت ہیں۔ ہاں تجھے تیری وہ تصنیف مبارک ہو جس کا نام تو نے رکھا تھا۔ رسول کے پہلو میں "اے فدائے رحیم و کریم تو جانے والے کو اس تصنیف کے صدقے اپنے رسول کے پہلو میں جگہ دیجو۔

اے جانے والے احمدیت اور اسلام میں تیری عمر تو بمشکل سات آٹھ برس ہی ہوئی ہے لیکن قوم احمد تجھے صدیوں فراموش نہیں کرے گی۔ مسیح محمدی کی قوت قدسی نے تجھے جو زندگی بخشی تھی۔ وہ اس جسمانی موت کے ساتھ ختم نہیں ہو سکتی جس طرح مسیح محمدی کا نام زندہ جاوید ہے اسی طرح تو بھی زندہ جاوید ہے کہ تو اسی نور سے مستنیر ہے۔ تجھ پر خدا کی ہزاروں رحمتیں برکتیں اور سلام ہوں۔

قرآن کریم اور دوسرے اسلامی لٹریچر کا تحفہ

بخدمت جناب طاہر احمد صاحب سفیر ہند برائے سعودی عرب

موصوف محترم نظام سرکار، قانونی مشیر ہند اور عالمی ادارہ یو۔ ایس۔ او کے معزز عہدوں پر فائز رہے ہیں اب حکومت ہند کی جانب سے سفیر مقرر ہو کر ۱۲ جون کو سعودی عرب تشریف لے گئے۔ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کر کے جماعت احمدیہ کے وفد سے ملاقات کے لئے وقت متعین فرمایا تھا۔ جس کے مطابق ۹ جون ہمارا وفد موصوف کی کوٹھی بر وقت پہنچ گیا۔ وفد میں (۱) حضرت سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد (۲) محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب نائب امیر (۳) محترم غلام حیدر خان صاحب سیکرٹری امور عامہ اور خاکسار شامل تھے۔ ممبران وفد کے ساتھ موصوف احترام سے پیش آئے۔ اور شکریہ کے ساتھ احمدیہ لٹریچر قبول فرمایا۔ قرآن کریم کو سر تک لے جاتے ہوئے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ نظام نو، احمدیہ موومنٹ، امن کا پیغام، قبر مسیح وغیرہ بزبان انگریزی اور کچھ اردو لٹریچر ملاحظہ فرما کر شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا ترجمۃ القرآن اور جماعت احمدیہ کے بعض بزرگان کے متعلق گفتگو بھی فرمائی۔ اراکین وفد کی جانب سے موصوف کی گل پوشی بھی کی گئی۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اور موصوف کے متعلقین کو اس پر عظمت اور پاکیزہ لٹریچر سے احسن رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد

گولک اطفال

مکرم الحاج ڈاکٹر محمد امام صاحب مرحوم ساکن برہگوڑہ کی تجویز کردہ تحریک "گولک اطفال" خدا کے فضل سے ترقی کرتی جا رہی ہے۔

مرحوم نے ابتداء میں بچوں میں ایثار و قربانی کی روح کو ترقی دینے کے لئے گھر میں بچوں کے لئے چند ڈبے خرید دیئے اور بچوں کو تاکید کر دی کہ تمہیں جو خرچ کے لئے آنہ دو آنہ روزانہ دیئے جاتے ہیں ان میں سے کچھ پیسے وقف جدید کیلئے ان ڈبوں میں ڈالا کریں چنانچہ مرحوم کے بچوں نے اس پر عمل کیا اب اس نیک نمونہ کی تقلید میں متعدد مثالیں اخبار بدر میں شائع ہو چکی ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ مکرم سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید کے سامنے جب چرگاؤں (ضلع جھانسی) میں پہنچے تو عزیزان عطاء اللہ مبارک اور نصرت اللہ معین احمد صاحبان پسران مکرم غلام احمد صاحب گیانی ڈنڈار نے چندہ ایک ڈبہ پیش کیا۔ جس میں سے دس روپے برآمد ہوئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

عزیز عطاء اللہ مبارک احمد نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے اور آئندہ تعلیم ڈاکٹری حاصل کرنے کا ہے۔ عزیز موصوف کی نمایاں اور تکمیل تعلیم کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دعا مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ جو عرصہ کئی ماہ سے بیمار ہیں ابھی ۱۲ بیے وی جے ہسپتال امرتسر میں زیر علاج ہیں۔ مرض کی تشخیص کے بعد اب علاج ہو رہا ہے۔ مریضہ کی عام حالت دل، نبض۔ معدہ وغیرہ نارمل ہے خوراک ہی جاری ہے لیکن مریضہ پہنچا سے بیہوشی میں رہ گو ڈاکٹر اس بیماری میں اس حالت کو قابل فکر نہیں سمجھتے، احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ

نماز باجماعت کی اہمیت

از مکرم محمد ذکریا خاں صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کارگاہ آب و گل میں ایک عظیم مقصد کے لئے بھیجا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔
(الذاریات ع۳)

پس انسان کا اوڑھنا بچھونا اور اس کی غذا عبادت ہونی چاہیئے۔ اور حقیقی عبد بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان گناہوں اور بدیوں سے نجات پا جائے۔ اور اپنے دل کو پاک کرے اور اور اس پاکیزگی کو حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے، کہ انسان خدا تعالیٰ کو یاد کرے اور پنجوقتہ نمازوں کا التزام کرے۔ اور حقیقی عبد بننے کی ایک راہ یہ بھی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور اپنے جذبات شکر کا اظہار کرے۔ اور اس کے احسانوں کا اپنے اقوال و اعمال سے اقرار کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار حضرت عائشہؓ نے دریافت فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں تو پھر آپؐ اسقدر عبادت اور خشوع و خضوع کیوں کرتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب فرمایا کہ کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ انسان التزام کے ساتھ پانچوں نمازیں ان کے اوّل وقت پر ادا کرے اور فرض و سنتوں کی ادائیگی پر مداومت رکھتا ہو اور حضور قلب ذوق و شوق اور عبادت کی برکات کے حصول میں پوری طرح کوشاں رہے۔ کیونکہ نماز ایک ایسی سواری ہے، جو بندہ کو پروردگار تک پہنچاتی ہے"
(ملفوظات۔ جلد ۵ صفحہ ۵۶)

نماز اسلام کا دوسرا بڑا رکن ہے جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ گویا اسلام کی عمارت کو منہدم کرنے کے درپے ہے۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے اہم کام میرے نزدیک نماز ہے۔ جس نے اسے ضائع کیا اس نے سب کچھ ضائع کر دیا۔ یعنی ایسی حالت میں اس کا کوئی کام خواہ بھی قابل ستائش نہیں سمجھا جائے گا۔

اور نماز ہی وہ رکن ہے جس کے بارے میں حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ۔
(نسائی)

سب سے پہلے بندہ سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے۔ اور نماز ہی ہے جو انسان کی اندرونی غلاظتوں کو پانی کی طرح دھو کر صاف کرتی ہے۔ اور جس سے اس کی روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر بہنے لگتی ہے۔

نماز ہی ہے جو سیئات کو بھسم کر جاتی ہے۔ اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے۔ نماز ہی ہے جو سالک کو اس کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے۔ اور ہر قسم کے خس و خاشاک پتھروں اور خاروں سے جو اس کی راہ میں ہوتے ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے

قرآن کریم میں جہاں بھی نماز پڑھنے کا حکم ہے وہاں "أَقِمِ الصَّلٰوةَ"، یا "أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ" کے الفاظ آئے ہیں۔ کبھی صرف صَلُّوْا کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ اور اقامت کے کئی معنے ہیں۔ اور سب کے سب ایک حکم میں ملحوظ ہیں۔ اقامت کے ایک معنی کسی چیز پر قائم رہنے کے ہیں۔ پس اس کے مطابق اقم الصلوٰۃ کے معنے ہوئے کہ بلا ناغہ اور باقاعدگی سے نماز ادا کرو۔ اور نماز قبول ہی اسوقت ہوگی۔ جبکہ بلوغت سے لے کر وفات تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے

اقامت کے ایک معنی اعتدال اور درستی کے ہیں۔ اس لئے ان معنوں کی رو سے "أَقِمِ الصَّلٰوةَ" کے معنی ہوئے، نماز کو اس کی ظاہری شرائط کے مطابق ادا کرو۔ اقامت کے معنی کھڑا کرنے کے ہیں۔ اس کے مطابق "اقم الصلوٰۃ" کے معنی یہ ہیں کہ نماز کو کھڑا رکھنے کی کوشش کرتے رہو۔ اسے گرنے نہ دو سستی اور غفلت اقامت کے ایک معنی نماز باجماعت ادا کرنے کے ہیں۔ نماز سے پہلے جو اذان اور اقامت کہی جاتی ہے۔ اس میں انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے۔

غرض قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے۔ نماز باجماعت کا حکم دیا۔ قرآن کریم کی آیات کو دیکھو جب کبھی نماز کا بیان ہوا۔ نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا پس قرآن کریم کے نزدیک نماز تبھی ادا ہوتی ہے۔ کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سوائے اس کے کہ کوئی بیماری ہو یا کوئی اور جائز عذر ہو۔

احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی خدمت میں ایک نابینا صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نابینا ہوں، اور مسجد آنے جانے میں کافی تکلیف ہوتی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں گھر پر نماز ادا کر لیا کروں۔ حضور نے فرمایا کیا تمہارے گھر اذان کی آواز آتی ہے اس پر صحابی نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ تو آپؐ نے فرمایا پھر مسجد میں ہی نماز ادا کیا کرو۔

پھر ایک روایت ہے کہ حضور نے فرمایا

إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ۔
(مسلم)

کہ انسان کے ایمان اور شرک و کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کا چھوڑنا ہے۔ اب اگر کوئی عمداً نماز ترک کرتا ہے۔ تو وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

"جو لوگ نماز باجماعت ادا نہیں کرتے۔ وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں"
(تفسیر کبیر جلد اوّل از حضرت المصلح الموعود)

پھر فرمایا:۔
"جو شخص نماز باجماعت کی ادائگی میں کوتاہی کرتا ہے۔ وہ ایک بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے"
(تفسیر کبیر جلد اوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف بڑا زور دیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا

"جو شخص پنجوقتہ نمازوں کا التزام نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"
(کشتی نوح)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پنجوقتہ نمازوں کی برکات کو ایک تمثیل سے یوں بیان فرمایا کہ "کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گذر رہی ہو۔ اور وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں نہائے۔ تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ سکتی ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے۔ اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے"

پھر نماز باجماعت کی اہمیت کے بارے حضورؐ نے فرمایا "جس شخص نے اپنے گھر سے وضو کیا۔ اور مسجد کی طرف گیا۔ تاکہ وہاں نماز ادا کرے تو مسجد کی طرف جاتے ہوئے۔ جتنے قدم اس نے اُٹھائے۔ ان میں سے اس کے ایک قدم سے اگر ایک گناہ معاف ہوگا تو دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا"

موجودہ زمانہ دنیاوی ہوا و ہوس سے بھرا پڑا ہے۔ لوگ دنیا کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں۔ اور اپنے کاروبار اور دنیاوی تعلقات کی بنا پر نماز باجماعت کو ترک کر دیتے ہیں۔ لیکن چاہیئے کہ ہر احمدی ان مردوں میں شامل ہو جن کا ذکر خدائے عزّوجل نے اس آیت کریمہ میں فرمایا ہے۔

رِجَالٌ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ۔
(النور ع۵)

حقیقت یہ ہے کہ نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرنا چاہیئے۔ نماز انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے اور نماز تمام نعمتوں کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیض اسی کے ذریعہ آتے ہیں۔ اس لئے نماز ترک نہیں کرنی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے۔ تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے [illegible]

منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیکھ سے چلنا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے۔ اور اس کا بعد اور دوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے۔ اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔
(ملفوظات جلد ۵)

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُن لوگوں سے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ جو نماز باجماعت ادا کرنے مسجد میں نہیں آتے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میرا دل چاہتا ہے کہ اذان کہلواؤں اور پھر نماز کھڑی کرنے کا حکم دوں اور خود جاکر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو نماز کیلئے مسجد میں نہیں آتے۔ لیکن چونکہ گھروں میں عورتیں اور بچے بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے میں نے ایسا نہ کیا۔"

پس ہمارے لئے بڑے خوف کا مقام ہے کہ ہم نماز باجماعت ادا نہ کریں اور ہمیں کسی صورت میں بھی نماز باجماعت ترک نہیں کرنی چاہیئے سوائے اس کے کہ اشد مجبوری ہو۔

حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:-
پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمانوں کے موجود نہ ہونے کے عذر کے [illegible] باجماعت کو ترک [illegible] خواہ وہ گھر پر پڑھ [illegible] کی نماز نہ ہوگی۔ (تفسیر کبیر جلد اوّل از حضرت المصلح الموعود)

پھر فرمایا:-
"بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالیں، تو کبھی اُن پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے۔ اور قابل علاج نہیں۔" (تفسیر کبیر جلد اوّل)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے، کہ ہم نماز باجماعت التزام و دوام سے ادا کریں۔ اور ہماری اولاد بھی اس پر کاربند ہو۔ وَهٰذا هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

وادی پونچھ کے لئے تبلیغی و تربیتی وفد کی روانگی

جماعتہائے احمدیہ پونچھ وفد سے پورا پورا تعاون کریں

جملہ جماعتہائے احمدیہ پونچھ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال وادی کشمیر کی بجائے وادی پونچھ میں جماعتہائے احمدیہ کی تعلیم و تربیت اور تبلیغ و اصلاح کے لئے، مندرجہ ذیل مبلغین کے اراکین پر مشتمل وفد وادی پونچھ میں بھجوایا جا رہا ہے۔

(۱) مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان
(۲) " " محمد انعام صاحب غوری " " " "
(۳) " " شبیر احمد صاحب ناصر " " " "
(۴) " " مظفر احمد صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
(۵) " " شکیل احمد صاحب طاہر " " " "

جملہ جماعتوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ مبلغین سے پورا پورا تعاون کریں۔ اور ان کی آمد سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھائیں۔ انشاء اللہ پونچھ میں کانفرنس ہوگی اور بعض مقامات پر جلسے بھی ہونگے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

احمدیہ جوبلی ہال کا شاندار افتتاح

بقیہ صفحہ ۹

اسی طرح آل انڈیا ریڈیو کے نمائندگان نے بھی اس تقریب میں شرکت کی اور تمام کارروائی ٹائپ کر کے لے گئے اور مورخہ ۴ جولائی رات کے پونے دس بجے اس تقریب کے بعض اہم حصّے اور تقاریر ریڈیو میں نشر ہوئے۔

نیز اخبارات میں اس تقریب کی تصاویر بھی شائع ہوئیں۔ اس موقعہ پر مکرم عارف الدین صاحب سلیم نائب ایڈیٹر "ملاپ" کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے خاص دلچسپی لے کر تقریب کی اکثر کارروائیوں کو عمدہ طریق پر چلانے میں تعاون فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مورخہ ۲ جولائی کے اخبار "ملاپ" میں ایک نہایت ہی خوشکن خبر اور قومی یکجہتی کو دعوت دینے والا اعلان ایک آریہ سماج لیڈر کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

"احمدیہ مشن حیدرآباد ---"
"شری ستیپال راؤ کے بیان کا خیر مقدم"
"حیدرآباد یکم جولائی (این۔ اے۔ سی) شری کے وشوناتھ راؤ منتری نگر آریہ سماج حیدرآباد نے شری جے بی ستیہ پال راؤ نامزد سفیر برائے سومالیہ کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔ شری ستیہ پال راؤ نے کل شام افضل گنج میں احمدیہ جوبلی ہال کی نئی عمارت کی افتتاحی رسم کے موقعہ پر اپنی جانب سے فلاحی کاموں کے لئے تا حیات ۱۰۱ روپے ماہانہ چندہ دینے کا اعلان کیا۔ شری وشوناتھ راؤ نے کہا۔ اس اعلان سے انکی مذہبی رواداری اور بنی نوع انسان کی خدمت کے جذبے کا اظہار ہوتا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ یہ اقدام حیدرآباد میں موجودہ تنگ نظر فرقہ پرست اداروں کے لئے ایک طمانچہ ہے۔"
(ملاپ حیدرآباد ۲-۷-۷۳)

یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ حیدرآباد نے افتتاحی تقریب کی کارروائیوں کو سرانجام دینے کے فرائض بھی محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کے سپرد کئے تھے۔ آپ نے اپنی صدارت میں ایک استقبالیہ کمیٹی کی تشکیل فرمائی۔ اور آپکی کوششوں اور اثر و رسوخ سے وزیر اعلیٰ میسور اسٹیٹ اور سفیر برائے سومالیہ اور حیدرآباد کے دیگر معززین اور عمائدین سے رابطہ پیدا ہو سکا۔ ان کو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل مقامی مبلغ مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی نائب امیر مکرم احمد حسین صاحب قاضی مکرم سیٹھ احمد غوری صاحب سیکرٹری مال مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب اور مکرم بشیر الدین احمد صاحب کا پورا پورا تعاون حاصل تھا۔

اسی طرح دیگر تمام امور کی سرانجام دہی کے لئے۔ مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے۔ جن کے تحت یہ تمام امور نہایت خیر و خوبی سے اور نہایت ہی احسن رنگ میں سرانجام ہوئے۔

مہمانان کرام کا قیام و طعام و دیگر سہولت کے لئے۔ مکرم احمد حسین صاحب کی خاص نگرانی ہوتی رہی اور یہ مرحلہ بھی نہایت تسلی بخش طور پر تکمیل کو پہنچا۔ مکرم یوسف حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے ماتحت تمام خدام نے اطاعت فرمانبرداری اور تعاون اور نظم و ضبط کا عمدہ مظاہرہ فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مہمانان کرام

اس تقریب کے بارے میں ہندوستان کے طول و عرض میں واقع تمام جماعتوں کو خصوصاً جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کو خطوط اور تاروں کے ذریعہ اس تقریب کی اطلاع دی گئی تھی۔ جس کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل جماعتوں سے احباب تشریف لے آئے۔ بنگلور، بمبئی، مدراس، نیماپور، دیودرگ، ظہیرآباد، کرنول، چندا پور، ادنجاں، عثمان آباد، ناندیڑ، عادل آباد، کوڑالی (مالابار) کیرنگ (اڑیسہ) چنتہ کنٹہ نیز مرکرہ میسور اسٹیٹ سے چار مستورات اس دور دراز مسافت کو طے کرتے ہوئے بذریعہ موٹر کار تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص اور جذبۂ خدمتِ دین میں برکت دے۔

محترم صدر صاحب استقبالیہ کمیٹی کی دعوت پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ مبلغ انچارج مہاراشٹر (بمبئی) سے اور خاکسار مدراس سے مورخہ ۲۹ جولائی کو یہاں پہنچے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان سے احمدیہ جوبلی حال کی یہ
(باقی دیکھو کالم ۳ نیچے)

افتتاحیہ تقریب نہایت خیر و خوبی اور کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ یہ تقریب ہزاروں افراد کی توجہ کا مرکز رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کو جنوبی ہند میں احمدیت کی ترقی، تبلیغ اسلام اور اشاعت حق و صداقت کا ایک دائمی مرکز بنادے آمین۔

جزائر فجی میں تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ اوّل)

یہ اور آپ کے ذریعہ سے ان علامات کا پورا ہونا وضاحت سے بیان کیا۔

غیر ملکی وفد کی مرکز میں آمد

فجی میں PEACE CORPS کے نام پر امریکہ اور آسٹریلیا سے آئے ہوئے متعدد افراد ٹیچرز اور پروفیسرز کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان میں سے بارہ افراد پر مشتمل ایک وفد ہمارا مرکز میں آیا ان کی آمد پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے ان کو اسلام اور احمدیت سے متعارف کرایا۔ انہوں نے بہت سے سوالات کئے۔ جن کے جوابات تسلی بخش رنگ میں دیئے گئے۔ ان کو اسلامی لٹریچر بھی تحفۃً پیش کیا گیا۔

سیاحوں میں تبلیغ

فجی میں سیاح اور ٹورسٹ کثرت سے آتے رہتے ہیں۔ ان میں تبلیغ کے لئے بندرگاہ پر جاکر اور بعض دفعہ اجازت لے کر جہازوں کے اندر جاکر ان کو لٹریچر دیا جاتا رہا۔ اس غرض سے پمفلٹ "فجی آنے والے زائرین کے لئے خوش آمدید" انگریزی زبان میں دس ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ ہماری جماعت کے احباب فجی میں ہر جگہ سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔

سناتن دھرم کے جلسہ میں تقریر

فروری میں ناصوری کے سناتن دھرم مندر والوں نے اپنا سالانہ جلسہ کیا۔ ان کی دعوت پر ان کے جلسہ میں جاکر "اسلام کی پرعظمت تعلیم" پر تقریر کی۔ اور لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

اشاعت قرآن کریم

فجی کے دونوں بڑے جزیروں میں قرآن کریم انگریزی کی اشاعت کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے۔ مختلف کالجوں اور سکولوں کی لائبریریوں میں قرآن کریم انگریزی اور سلسلہ کی دیگر کتب رکھی گئیں۔ فجی کے نئے گورنر جنرل کو اور جزائر سموا جزائر کوک اور جزائر ٹونگا کے وزراء اعلیٰ کو وفد کی صورت میں مل کر قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر تحفۃً پیش کیا گیا۔ اور جماعت کا تعارف بھی کرایا گیا۔

جزائر نیوہیبریڈیز سے ایک روز بیس سکول ٹیچرز پر مشتمل فجی میں کورس کرنے کے لئے آیا۔ ان سے مل کر تبلیغ کی گئی نیز احباب جماعت نے صوا ناندی اور لٹوکا میں قرآن کریم اور تبلیغی لٹریچر مسلم و غیر مسلم افراد میں فروخت کیا اور بعض کو تحفہ دیا۔

تبلیغی کیلنڈر اور پمفلٹ کی اشاعت

جماعت کی طرف سے سال ۱۹۷۳ء کا اسلامی کیلنڈر تبلیغی مقاصد کے لئے ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ جس میں جماعت کی نئی مساجد کے فوٹو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور تعلیم حضور کے اپنے الفاظ میں شائع کی گئی ہے۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ نے اس کو خرید کر اپنے دوستوں تک بھجوایا بعض نے اپنے عزیزوں کو غیر ممالک میں بھی بھجوایا۔

اسی طرح ایک پمفلٹ "مسلمان بھائیوں کے لئے" تین ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا جس میں مجددین امت کی مکمل فہرست درج کر کے چودھویں صدی کے مجدد کی بر وقت آمد کی طرف توجہ دلائی گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو بیان کیا گیا ہے۔

سکول کے جلسے سے خطاب

خاکسار نے ۱۶ جنوری ۱۹۷۳ء کو لٹوکا کے احمدیہ پرائمری سکول کے طلباء سے خطاب کیا اس موقعہ پر والدین بھی سکول میں مدعو کئے گئے تھے۔ خاکسار نے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے بے شمار احسانات کی طرف توجہ دلائی اور اسلامی تعلیم کے اخلاقی پہلوؤں پر خاص طور پر روشنی ڈالی اور والدین کو سکول کے سٹاف کے ساتھ ہر طرح سے تعاون کرنے کی تلقین کی۔

خطبات جمعہ

جمعہ کے خطبات میں مختلف تربیتی امور کو بیان کیا جاتا رہا۔ چنانچہ حسب موقعہ تربیت اولاد۔ مالی قربانیوں کی اہمیت۔ تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا عالمگیر پروگرام نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور اس کے خوشکن نتائج۔ جمعہ کی اہمیت۔ نماز باجماعت کی اہمیت، تبلیغی جہاد کی اہمیت، خلافت کی برکات۔ بدعات اور غیر اسلامی رسوم سے اجتناب، جماعتی نظام اور اس کی پابندی وغیرہ امور کی خاص طور پر توجہ دلائی گئی۔

ذیلی تنظیمیں

جزائر فجی میں لجنہ اماء اللہ قائم ہے اور ہر جماعت میں ان کی الگ تنظیم بر سر کار ہے ان کے جلسے ہوتے ہیں۔ جمعہ میں ان کی حاضری تسلی بخش ہوتی ہے اور جماعتی جلسوں اور اجتماعات میں وہ شامل ہوتی ہیں لٹوکا سے ایک رسالہ "دین اسلام" کے نام سے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے شائع ہوتا ہے لجنہ کے اجتماعات میں حسب موقعہ درس اور تقاریر کرنے کا موقعہ ہم دونوں مبلغین کو ملتا رہتا ہے۔

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی تنظیمیں بھی قائم ہیں۔ اور وہ اپنے کاموں کو مستعدی سے سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

مساجد

لمباسا شہر جزیرہ وینولیوو کا ہیڈ کوارٹر ہے وہاں ایک موزوں جگہ پر قطعہ زمین حاصل کر کے گزشتہ سال کے آخر میں مسجد ناصر الدین کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ مسجد اب باقاعدہ تعمیر کی جا رہی ہے ہماری وینولیوو کی جماعتوں کے احباب اور دور سے ہفتہ اور اتوار کے روز جمع ہو کر وقار عمل منا کر اس کی تعمیر میں بڑی مستعدی سے حصہ لیتے ہیں۔ مسجد کی چھت پڑ چکی ہے اب پلستر وغیرہ کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ جب اس ہر حاضر کی تقریباً ہو جائے گا۔ اس مسجد میں بھی جمعہ پڑھا جاتا ہے اور نمازیں ادا کی جاتی ہیں لٹوکا میں بھی ایک مسجد اس سال بنائی گئی ہے۔ مورخہ ۲۲ اپریل کو اتوار کے روز اس کا افتتاح کیا گیا۔ جملہ احمدی احباب مرد بھی اور مستورات بھی شریک ہوئے مغرب و عشاء کی نمازیں وہاں ادا کی گئیں۔ خاکسار نے احباب کو اس کے مسجد بن جانے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اس مسجد کی تعمیر میں مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب نے بڑی محنت سے دن رات کام کیا جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

لٹوکا سکول

لٹوکا میں ہمارا ایک پرائمری سکول اور ایک کنڈر گارٹن سکول جاری ہے۔ گزشتہ سال طوفان کی وجہ سے ان کی عمارات کو بھی کافی نقصان پہنچا تھا۔ ان کی مرمت کے لئے کافی محنت اور وقت درکار تھا۔ مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب کی کوشش سے مرمت ہو چکی ہے بلکہ عمارات پہلے سے بھی اچھی ہو گئی ہیں اور حسب معمول سکول چل رہے ہیں۔

خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۰۴ تبلیغی و تربیتی خط لکھے گئے مختلف غیر ممالک میں ۵ پارسل اسلامی لٹریچر اور قرآن کریم کے بذریعہ ڈاک ارسال کئے گئے۔

دیگر مساعی

گزشتہ سال ایک کتاب "باخبر گان دنیا کی کہانیاں" انگریزی میں محکمہ تعلیم کی طرف سے سکولوں کے تعلیمی کورس کے لئے شائع کی گئی۔ اس کتاب میں ضمنی طور پر حج کا ذکر آیا۔ مصنف نے لکھا کہ حج کے موقعہ پر مسلمان مکہ جاتے ہیں جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم پیدائش منایا جاتا ہے خاکسار نے وزیر تعلیم کو چٹھی لکھی اور اس میں وضاحت سے بتایا گیا کہ حج کی حقیقت کیا ہے اور یہ کہ اس کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے دن سے کوئی تعلق نہیں اس کے جواب میں محکمہ تعلیم کی طرف سے جواب موصول ہوا جس میں اس خطرناک غلطی کی طرف توجہ دلانے پر بہت شکریہ ادا کیا گیا۔ اور لکھا کہ ہم اس غلطی کا ازالہ کریں گے اور سکولوں میں اس سلسلہ میں سرکلر لیٹر بھیجیں گے

درس و تدریس کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے مسجد ناندی میں خاکسار روزانہ بعد نماز مغرب درس قرآن کریم۔ درس حدیث۔ اور درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیتا رہا ہفتہ وار اجتماعی درس اس کے علاوہ ہے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ہر ہفتہ صوا مسجد میں درس دیتے رہے مسجد لٹوکا مسجد بار اور طیباسہ میں درس کا سلسلہ جاری ہے۔

مسجد الفضل ناندی میں روزانہ بچوں کیلئے یسرنا القرآن کا درس کا انتظام کیا گیا ہے روزانہ بعد نماز مغرب طلباء اس کلاس میں شریک ہوتے ہیں۔ اور ان کو یسرنا القرآن پڑھایا جاتا ہے۔ بار اور لٹوکا کی جماعتوں میں بھی یہ سلسلہ جاری ہے اور خاکسار اس کی نگرانی کرتا ہے

نو مبائعین

عرصہ زیر رپورٹ میں تقریباً ۳۰۰۰ افراد تک پیغام اسلام و احمدیت پہنچایا گیا۔ اس دوران ۱۸ افراد نے بیعت کی۔ نو مبائعین میں عیسائی دوست بھی ہیں۔ صوا کے ایک عیسائی فجیئن نوجوان نے گزشتہ ہفتہ اسلام قبول کیا ہے اللہ تعالیٰ اسے استقامت عطا کرے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس علاقہ میں بھی اسلام کو دائمی بشکل غلبہ بخشے اور ہر سعید انسان جلد از جلد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلند کئے ہوئے اسلامی جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائے اور احمدیت کا

سالانہ احمدیہ کانفرنس اُتر پردیش

مورخہ ۲۸، ۲۹ جولائی ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ۔ اتوار

جملہ جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال احمدیہ کانفرنس اُتر پردیش اپنی روایتی امتیازی شان کے ساتھ کانپور میں مورخہ ۲۸، ۲۹ جولائی ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہو رہی ہے جس میں سلسلہ کے علماء کے علاوہ دیگر ادیان کے بہترین مقررین بھی حصہ لیں گے۔

تمام احباب سے استدعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں، استفادہ کریں اور کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

فقط والسلام

حمید اللہ افغانی سیکرٹری جماعت احمدیہ
اُتر پردیش۔ تاج واچ ہاؤس۔ بازار نخاسہ
سہارنپور (یو۔پی)

سالانہ احمدیہ کانفرنس کشمیر!

مورخہ ۱۸، ۱۹ اگست ۱۹۷۳ء بمقام سرینگر

جملہ جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل احمدیہ سالانہ کانفرنس کشمیر مورخہ ۱۸، ۱۹ اگست بروز ہفتہ و اتوار احاطہ مسجد احمدیہ سرینگر متصل جی۔ آئی۔ پی آفس سری نگر میں منعقد ہو رہی ہے۔ سری نگر کانفرنس کے بعد لوکل اجلاسات ہوں گے۔ آنے والے حضرات سے التماس ہے کہ وہ پہلے سے ہی اپنی آمد کی اطلاع دیں۔ موسم کے مطابق اپنے بستر اپنے ساتھ لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ فقط والسلام

غلام نبی نیاز خادم سلسلہ مسجد احمدیہ
نزد جی۔ آئی۔ پی آفس سرینگر۔

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ AUTOCENTRE۔ فون نمبرز 23-1652، 23-5222

چندہ بدر بھجواتے وقت خریداری نمبر ضرور تحریر کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

تحریک دعا — احباب جماعت

تحریکات اعلائے کلمۃ اللہ اور غلبہ اسلام کے لئے خلیفہ وقت کی طرف سے جاری کی جاتی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ

نبیئ عبادی انی انا الغفور الرحیم۔

افراد جماعت اور ہماری آئندہ نسلیں بھی اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کو حاصل کرنے والی بنیں گی۔

وقف جدید کو مضبوط کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف رنگ میں احباب کرام کو اس چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے تحریک فرمائی ہے چنانچہ ایک جگہ حضور اقدس نے فرمایا ہے کہ

"بعض دوستوں نے اپنے پیدا ہونے والے بچوں کی طرف سے بھی چندہ بھجوا دیا ہے۔"

چنانچہ ہمارے ایک عزیز مکرم سید داؤد احمد صاحب ساکن مظفرپور نے اپنے پیدا ہونے والے بچہ کی طرف سے مبلغ ... چندہ وقف جدید میں بھجوا دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ مکرم سید داؤد احمد صاحب موصوف کو باعمر خادم دین نرینہ اولاد عطا فرمائے اور ہر رنگ میں اس کا حافظ و ناصر ہو۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

تصحیح: بدر مجریہ ۱۲ جون صفحہ نمبر ۲ پر ایک غیر از جماعت دوست کا خط نقل کر کے اس کا جواب قسط وار دیا گیا ہے۔ اس خط کے استفسارات کا پہلی سطر کا ایک لفظ غیر واضح تھا جسے زیر خط کر دیا گیا تھا۔ اب ان کے دوسرے مکتوب سے اس کی وضاحت کا علم ہوا ہے اس لئے یہ سطر اس طرح پڑھی جائے:

"دونوں عبارتیں باہم متضاد پائی جاتی ہیں یہی ایک مسئلہ ہے جو دیگر مسلمانوں اور گروہ احمدیہ میں باعث نزاع و تفریق اُمت بنا ہوا ہے۔"

احباب اس کے مطابق تصحیح فرما لیں ——— (ایڈیٹر)

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ نمبر ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12

درخواست دعا

مورخہ ۳ جولائی مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ کی تیمارداری کے سلسلہ میں مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب (جو چوہدری فیض احمد صاحب کے خسر ہیں اور بھاگلپور سے تشریف لائے ہوئے ہیں) اور مکرم قریشی سعید احمد صاحب امرتسر کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں جنتی پورہ کے نزدیک بس خراب ہو کر درخت سے ٹکرانے کے بعد اُلٹ گئی جس سے قریشی سعید احمد صاحب کی ایک بازو ٹوٹ گئی ہے۔ اور مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب کے بھی ماتھے پر چوٹ آگئی ہے۔ احباب ہر دو کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں ——— (ایڈیٹر)